میری دلہن
قسط نمبر 2
۔ یہ اس کے روز کا معمول تھا ۔ وہ صبح جلدی بیدار ہو گئی تھی
۔ نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے بعد وہ اپنے شوہر محترم
کے لیے ناشتہ بنانے نیچے آئی تھی .. آدھے گھنٹے کی مشقت
کے بعد بہ مشکل وہ اس بڑے کچن میں مطلوبہ سامان ڈھونڈنے
میں کامیاب ہوئی۔ ایسے کچن وہ صرف ٹی وی ڈراموں میں ہی
دیکھا کرتی تھی ... اور سامان ڈھونڈنے کے بعد اگلا مرحلہ تھا
چولہا جلانا ... اس نے اپنی زندگی میں ہمیشہ لکڑیوں کا ہی
چولہے سے اس کا پہلی بار استعمال کیا تھا۔ اس گیس والے
واسطہ پڑ رہا تھا
ی‌تاپھک رسہ‌تاسہ‌ےک‌ےہ‌لوچ‌سا‌ہو‌ٹ‌نم‌س‌یت‌ےلگا‌ےی‌ل‌سا ..
رہی .... اور جب یہ پہلے کچھ مراحل طے ہوئے تو اس نے خدا
(فریج) کھول کر اس میں سے کا شکر ادا کیا اور وہ بڑا سا ڈبہ
انڈے نکالے .. شکر تھا جو انڈے شہروں اور دیہاتوں دونوں
..... . جگہوں پہ ایک جیسے ہوتے ہیں
وہ ناشتہ بنانے کے چکر میں کچن پورا پھیلا چکی تھی اور ایک
آملیٹ بنانے کے چکر میں دس آملیٹ شہید کر چکی تھی . .
د بھی اس پورے دو گھنٹے اور دس آملیٹوں کی شہادت کے بع
نے جو کچھ تیار کیا تھا اسے ناشتے کے علاوہ سب کچھ کہا جا
سکتا تھا .. اس نے ایک بار پھر سے کوشش کرنی چاہی ..
۔ اس کا وہ شوہر اس کے دل میں گھبراہٹ بھی ہو رہی تھی
محترم کیا سوچے گا کیسی بیوی سے واسطہ پڑا ہے جسے
ناشتہ تک بنانا نہیں آتا ... اپنے گاوں میں وہ سب سے زیادہ
سگھڑ مانی جاتی تھی لیکن یہاں آ کر اس کی ساری قابلیت ہوا ہو

چکی تھی ... وہاں وہ اکیلی بیس لوگوں کا کھانا بناتی تھی جبکہ یہاں ایک آملیٹ بنانے کے لیے اسے کتنی محنت کرنی پڑ رہی تھی .....

خیر خدا خدا کر کے اس نے کچھ بنا ہی لیا اور آملیٹ کے ساتھ دودھ کا گلاس بھی رکھ دیا ... اور خود باہر آئی باقی گھر کے کام کاج دیکھنے .... .

یہاں کی تو روٹین ماحول سب کچھ الگ ہے اس وقت وہ اپنے گھر میں ناشتہ بنانے کے بعد پوری کچی حویلی میں جھاڑو مار رہی ہوتی ... لیکن یہاں وہ کیا کام کرے گھر تو پہلے سے ہی سوچ کر اس نے ایک پرانا کپڑا ڈھونڈا اور صاف ہے .. کچھ (صوفوں) کی بھی دیواروں کے ساتھ ساتھ فوم والی کرسیوں صفائی کرنے لگی تھی ... اور ان سے فارغ ہو کر وہ ٹی وی کو صاف کرنے لگی جب اس کی نظر اس کے شوہر پہ پڑی وہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی .

ایسا خوبصورت گبرو جوان ںیھد ںیہک ںیم ںواگ ےنپا ےذ سا . نہیں دیکھا تھا .. یہ جو خوبصورت سا شخص تھا یہ صرف اس کی ملکیت تھی . اسے اپنے آپ پہ رشک بھی آیا اور ترس بھی . نکیل .... ایگ لاچ ںیم نچک رک ہکید ےسا رظن کیا رہوش اک سا . اسے یہ دیکھ کر بہت دکھ ہوا کہ وہ اس کی بنائی ہوئی آملیٹ کو خود اپنے لیے آملیٹ بنا رہا ہے ..... . چھوڑ کر

اگر گاوں ہوتا تو وہاں کی لڑکیاں ہنس ہنس کر پاگل ہو جاتیں کہ ایک مرد خود چولہے پہ اپنے لیے ناشتہ بنا رہا ہے .. وہ اس کے پاس جانا چاہتی تھی خود اسے ناشتہ بنا کر دینے کے لیے ہیں کھایا لیکن پھر یہ سوچ کر رک گئی جب اس نے آملیٹ ہی نہ ..تو وہ اس سے مدد کیسے لے سکتا ہے

افراہیم تو آفس جا چکا تھا جبکہ وہ وہیں ٹی وی کے پاس گم سم سی کھڑی تھی. باقی کا وقت وہ ادھر ادھر گھر کا جائزہ لیتی رہی لیکن ان سب سے بھی اس کی بوریت بالکل ختم نہیں ہوئی
حالانکہ وہاں ٹائم پاس کے لیے کافی چیزیں تھیں.. میگزین اور ڈائجسٹ یہ تو وہ پڑھ نہیں سکتی تھی اور رہی بات ٹی وی کی تو وہ ڈر کے اسے آن نہیں کر رہی تھی کیونکہ بچپن میں اس نے سنا تھا ان سب چیزوں میں کرنٹ ہوتا ہے اور آن ہوتے ہی پھٹ جاتے ہیں. . وہ بچپن کے اس ڈر کو اپنے دل سے نکال ہی نہیں پائی..... دوپہر کا کھانا اس نے خود اپنے لیے بنایا تھا. گھر میں ضرورت کی ہر شے موجود تھی. یہ الگ بات ہے کہ ان چیزوں کو تلاش کرنے میں اس کا کافی وقت ضائع ہو گیا.. امیر لوگوں کی ہر شے الگ ہوتی ہے واش روم سے لے کر کچن تک...
جتنا بڑا ان کا واش روم ہوتا ہے وہاں گاوں میں دو کمرے اتنی جگہ پہ بن جاتے اور باقی سازو سامان الگ.. پہلے پہل تو وہ واش روم کو دیکھ کر حیران ہوئی .. اس کے شوہر محترم شادی کے تیسرے دن ہی آفس چلے گئے اپنی نئی نویلی دلہن کو اتنے بڑے گھر میں اکیلے چھوڑ کر.....
اس نے تو کھبی زندگی میں ان سب چیزوں کی تمنا نہیں کی تھی. یہ سب تو اسے بنا مانگے ہی مل گیا لیکن اتنی جلدی اتنی آسانی سے بڑی چیزیں کھبی نہیں ملا کرتیں.....
عصر کی نماز ادا کر کے وہ ایک بار پھر کچن میں گھس گئی. اتنی بڑی عمارت میں اس کی کام کی جگہ صرف کچن ہی تھی... وہ اپنے شوہر کے لیے اپنے ہاتھوں سے کچھ اچھا بنانا چاہتی تھی اس لیے وقت سے پہلے ہی تیاری کرنے لگی..

وہ جانتی تھی آدھے گھنٹے کے کام میں وہ تین گھنٹے تو ضرور لگا دے گی.... اس نے کہیں سنا تھا کہ شوہر کے دل کا راستہ اس کے پیٹ سے ہو کر جاتا ہے اس لیے وہ اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اس کی پسندیدہ بریانی بنانا چاہتی تھی....

اس کی پسند نا پسند اور اس کے بارے میں کچھ اور معلومات دادی نے عمرے پہ جانے سے پہلے اسے فراہم کیں تھیں.. چاہے وہ اس سے ناپسند کرے چاہے وہ اس سے نفرت کرے مگر وہ کبھی اس سے نفرت نہیں کرے گی ۔ وہ ایک بیوی ہونے کا فرض ضرور نبھائے گی.... چاہے وہ شوہر ہونے کا فرض نبھائے یا نا نبھائے.....

صبح سے کچن میں مختلف الٹے سیدھے تجربات کر کے وہ اب کافی حد تک سمجھ چکی تھی.... اسے اس کے واپس آنے کا وقت نہیں پتا تھا اس لیے سب کچھ جلدی جلدی کرنا چاہتی تھی. .. اپنی مطلوبہ ہر شے اس نے اپنے پاس کر لی.. اور پیاز کاٹنے لگ گئی۔ پیاز کاٹنے سے اس کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے.. یہ صرف پیاز کاٹنے کے آنسو تھے یا ان میں کوئی اور آنسو بھی شامل ہو گئے یہ وہ نہیں سمجھ سکی.....

فریج سے گوشت نکال کر اس نے پتیلے میں ڈال دیا اور چولہے کی آگ تھوڑی کم کر کے وہ مغرب کی نماز ادا کرنے کمرے میں چلی گئی.....

جب نماز پڑھ کر واپس آئی تو بریانی تیار ہو چکی تھی اس نے احتیاطی طور پر پہلے خود چیک کر کے دیکھا. اسے تو ٹھیک لگا لیکن پتا نہیں اس کے شوہر محترم کو پسند آئے گا بھی یا نہیں. .. وہ اور بھی کچھ بنانا چاہتی تھی لیکن بریانی بنانے میں

ہی اتنا وقت ضائع ہو گیا کہ مزید کچھ بنانے کی گنجائش نہیں رہی.. وہ اب آہستہ آہستہ کچن سمیٹنے لگی۔ ایک بریانی بنانے کے چکر میں اس نے پورے کا پورا کچن بکھیر کر رکھ دیا تھا.....

اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی وہ بھاگتی ہوئی کچن کے دروازے تک گئی وہ اپنا بیگ اٹھائے اندر داخل ہو چکا تھا. .. اس کے ہاتھوں میں شاید کچھ کھانے کا سامان بھی تھا جو اس نے ٹیبل پر رکھ دیا اور خود اپنے کمرے کی طرف چلا گیا..

ایک تو تھکن کافی محسوس ہو رہی تھی اور اوپر سے ٹینشن اسے کھائے جا رہے تھی۔ اپنے کمرے میں آ کر اس نے بیگ صوفے پہ پھینک دیا اور خود جوتوں سمیت بیڈ پہ لیٹ گیا... یہ شاید اس کی زندگی کے سب سے برے دن چل رہے تھے۔ گھر آتے ہی سب سے پہلے زوجہ محترمہ کے درشن ہو گئے .. وہ پہلے سے ہی بہت ڈسٹرب تھا اور رہی سہی کسر محترمہ نے پوری کر دی.. اسے تو یہ سوچ سوچ کر ہی تکلیف ہو رہی تھی یہ ان پڑھ گوار لڑکی اس کی بیوی کی حیثیت سے اس گھر میں موجود ہے.....

کافی دیر وہ یونہی بیڈ پہ لیٹا رہا جب تھکن کا احساس کافی حد تک کم ہوا تو اسے بھوک لگنا شروع ہوئی.. واش روم میں جا کر اس نے ہاتھ منہ دھوئے اور نیچے چلا گیا... اس نے متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا وہ نظر نہیں آئی.. لیکن اسے خود کے اس طرح متلاشی ہو کر دیکھنے پہ بہت غصہ آیا ۔ وہ کہاں ہے کیا کر رہی ہے اس سے اسے کیا مطلب؟ جہنم میں جائے اس کی بلا سے.....

لیکن ٹیبل کے پاس پہنچ کر اس نے اپنا مطلوبہ شاپر غائب پایا
..جس میں وہ ہوٹل سے اپنے لیے کھانا لے کر آیا تھا
ویسے تو وہ ہمیشہ اپنے لیے گھر پہ کھانا خود بناتا تھا لیکن آج تھوڑا تھکا ہوا اور پریشان تھا اس لیے اس نے ہوٹل سے کھانا خرید لیا. . مگر یہ شاپر اچانک کیسے کہاں غائب ہو گئا. .. اسے سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ یہ ضرور اس کی جاہل زوجہ محترمہ کا کام ہو گا.. لیکن وہ اس طرح شاپر لے جا کر کہاں غائب ہو گئی. . کیا اسے بھوک لگ رہی تھی... اور وہ کھانا وہ اپنے لیے لے گئی... لیکن وہ خود بھی تو بنا کر کھا سکتی تھی.. بقول دادی کے تو وہ ہوٹلوں سے بھی اچھا کھانا بناتی ہے. .....
..... .وہ غصے سے کھولتا ہوا کرسی پہ بیٹھ گیا
اور آنکھیں بند کر کرسی کی پشت پر ٹیک لگا دی.. پھر اس نے اپنی آنکھیں تب کھولیں جب اس نے ٹیبل پہ کچھ رکھنے کی آواز سنی... وہ ٹیبل پہ مختلف پلیٹوں میں کھانا لگا رہی تھی... اس نے ایک نظر اسے دیکھا جو حد سے زیادہ خوش فہمی میں نظر . .آ رہی تھی اور پھر کھانے کو دیکھنے لگا
جو وہ بے ترتیبی سے ٹیبل پہ سجا رہی تھی.. سالن کے بڑے ڈونگے میں اس نے بریانی ڈالی ہوئی تھی اور چاولوں کی پلیٹ میں اس نے سالن نکالا ہوا تھا اور سب سے عجیب بات اس نے روٹیاں پتیلے میں رکھ دیں تھیں... اس نے غصہ ضبط کر لیا اور صرف خاموشی سے اسے یہ سب کاروائی کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا. . جب وہ سب کچھ مکمل کر چکی تب بھی وہ وہیں کھڑی .....اسے دیکھتی رہی
کچھ چاہیے. .. اس نے سرد لہجے میں اسے مخاطب کیا.. اسے مخاطب کرنا اس کی مجبوری تھی۔ وہ کھانے کے دوران اسے

بالکل بھی اپنے پاس نہیں دیکھ سکتا تھا.. وہ اپنی گردن ہلا کر دوبارہ کچن میں چلی گئی اور برتن دھونے لگی۔ لیکن وہ جانتا تھا وہ برتن دھوتے ہوئے بھی اسے ہی دیکھ رہی ہے. .....
وہ اسے نظر انداز کر کے کھانے کی طرف متوجہ ہوا. اس کی لائی ہوئی ساری چیزوں کے ساتھ بریانی کا بھی اضافہ تھا . یہ بریانی وہ تو نہیں لایا تھا تو پھر ضرور دادی کی اس سگھڑ بہو نے بنائی ہو گی . ویسے تو بریانی اس کی پسندیدہ ڈش تھی لیکن یہ چونکہ اس محترمہ نے بنائی تھی اس لیے وہ اس ٹیبل پہ موجود بریانی کو چھوڑ کر ہر ڈش کے ساتھ انصاف کرنے لگا.. حالانکہ اس کا دل بہت چاہ رہا تھا وہ بریانی کھائے لیکن دل کی اس خواہش کے درمیان اس کی انا آ رہی تھی اور وہ صرف بریانی کے لیے اپنی انا کھبی نہیں کچل سکتا تھا.....
کھانے کے بعد ٹشو سے ہاتھ صاف کرتا وہ لاونج میں رکھی ٹی وی دیکھنے لگا . ٹی وی دیکھتے وقت بھی وہ پتا نہیں کیوں بار بار ادھر ادھر دیکھ رہا تھا . .
دو گھنٹے کے بعد وہ ٹی وی کو چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا حالانکہ وہ جو مووی دیکھ رہا تھا اس کے ختم ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا لیکن پتا نہیں کیوں اس کا ٹی وی دیکھنے کو بالکل دل نہیں چاہ رہا تھا . ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا وہ ہر مووی مکمل ہی دیکھا کرتا تھا.....
سیڑھیاں عبور کر کے وہ اپنے کمرے میں آیا .. کمرے میں جاتے ہی سب سے پہلی نظر اس پہ ہی پڑی وہ فرش پہ پوری دنیا سے بے خبر سو رہی تھی.. کتنے اطمینان سے وہ نیند کی

آغوش میں تھی. . اس کا سکون چھین کر ، اس کی خوشی چھین کر.....
وہ بنا کوئی آواز پیدا کیے بیڈ پہ آ کر لیٹ گیا. نیند کو کافی دیر تک بلانے کی کوشش کرتا رہا.. بہرحال رات کے جانے کون سے پہر وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو چکا تھا.....
پھر اسے کی آنکھ رات کے دو بجے کھلی اس نے اس لڑکی کو دیکھا جو بے خبر سو رہی تھی .. اسے پیاس اور بھوک کا احساس ہوا .. عموماً رات کو اسے بھوک اور پیاس کا احساس ہوتا رہتا اس لیے وہ ہمیشہ اپنے لیے فریج میں کھانا بچا کر رکھتا.. لیکن آج جہاں تک اسے یاد پڑ رہا ہے وہ جو کھانا لایا تھا وہ سارا ختم کر چکا تھا اب اسے اپنی بھوک مٹانے کے لیے خود ہی کچھ نہ کچھ بنانا تھا.... وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا.....
دروازہ کھلنے کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی.. اس نے سب سے پہلے اٹھ کر دروازے کو نہیں بیڈ کو دیکھا.. جب اسے بیڈ سے غائب پایا تو وہ حیرانی سے کھڑی ہو گئی.. سامنے دیوار پہ لگی سوئیوں والی گھڑی سے اس نے وقت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو اسے حیرت ہوئی دو بج رہے تھے. . اتنی رات کو وہ باہر کیا کرنے چلا گیا... پانی پینے؟
نہیں پانی کا تو جگ رکھا ہوا ہے پھر کہاں گیا .. اسے تجسس ہونے لگا اور وہ کمرے سے باہر نکل آئی .. آہستہ آہستہ ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے ہوئے وہ سنگ مرمر سے بنی سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگی۔ اسے کچن سے کچھ آوازیں آنے لگیں... .... اس نے قدموں کا رخ کچن کی جانب کر دیا

کچن کے دروازے پہ پہنچ کر اس پہ عجیب انکشاف ہوا .. وہ رات کے دو بجے کھانا کھا رہا تھا اس کا منہ دوسری طرف تھا اس لیے وہ اسے دیکھ نہ سکا.... اور غور کرنے پہ اسے پتا چلا وہ اس کی بنائی ہوئی بریانی کھا رہا تھا .. یہ انکشاف خوشگوار تھا اس کے چہرے پہ مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ حیرت بھی تھی....

رات کے کھانے میں ٹیبل پہ موجود ہر شے کھانے والا اس کا وہ شوہر محترم صرف اور صرف اس کی بنائی ہوئی بریانی کو نظر انداز کر گیا... اسے اس وقت حقیقتاً بہت دکھ ہوا. . وہ کچن میں کافی دیر تک روتی رہی اس نے اتنی محنت سے اس کے لیے بریانی بنائی تھی اور اس نے چکھنا تک گوارا نہیں کیا . .

اسے غصہ آیا اپنے مغرور شوہر پہ... اسے جتنا غصہ تھا جتنا دکھ تھا وہ سب اب ختم ہو چکا تھا.. رات کے کھانے میں اس کے انا پرست شوہر نے بریانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور اب رات کے دو بجے وہ اس کی بنائی ہوئی بریانی کتنی رغبت سے کھا رہا تھا.....

وہ دروازے سے واپس پلٹ آئی اور کمرے میں آ کر سونے کے لیے لیٹ گئی.. اسے پہلے اگر دکھ کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی تھی تو اب وہ خوشی سے سو نہیں پائے گی.....

بیس منٹ بعد اس نے دروازے پہ اس کی آمد کو محسوس کیا. . لیکن وہ خود کو سوتا ہوا ظاہر کر رہی تھی .. جبکہ دل ہی دل میں اپنے شوہر کی اس عجیب و غریب چوری پہ مسکرا بھی رہی تھی ....

جاری---